إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بیشک نماز ایمان والوں پر وقتِ مقررہ میں فرض ہے

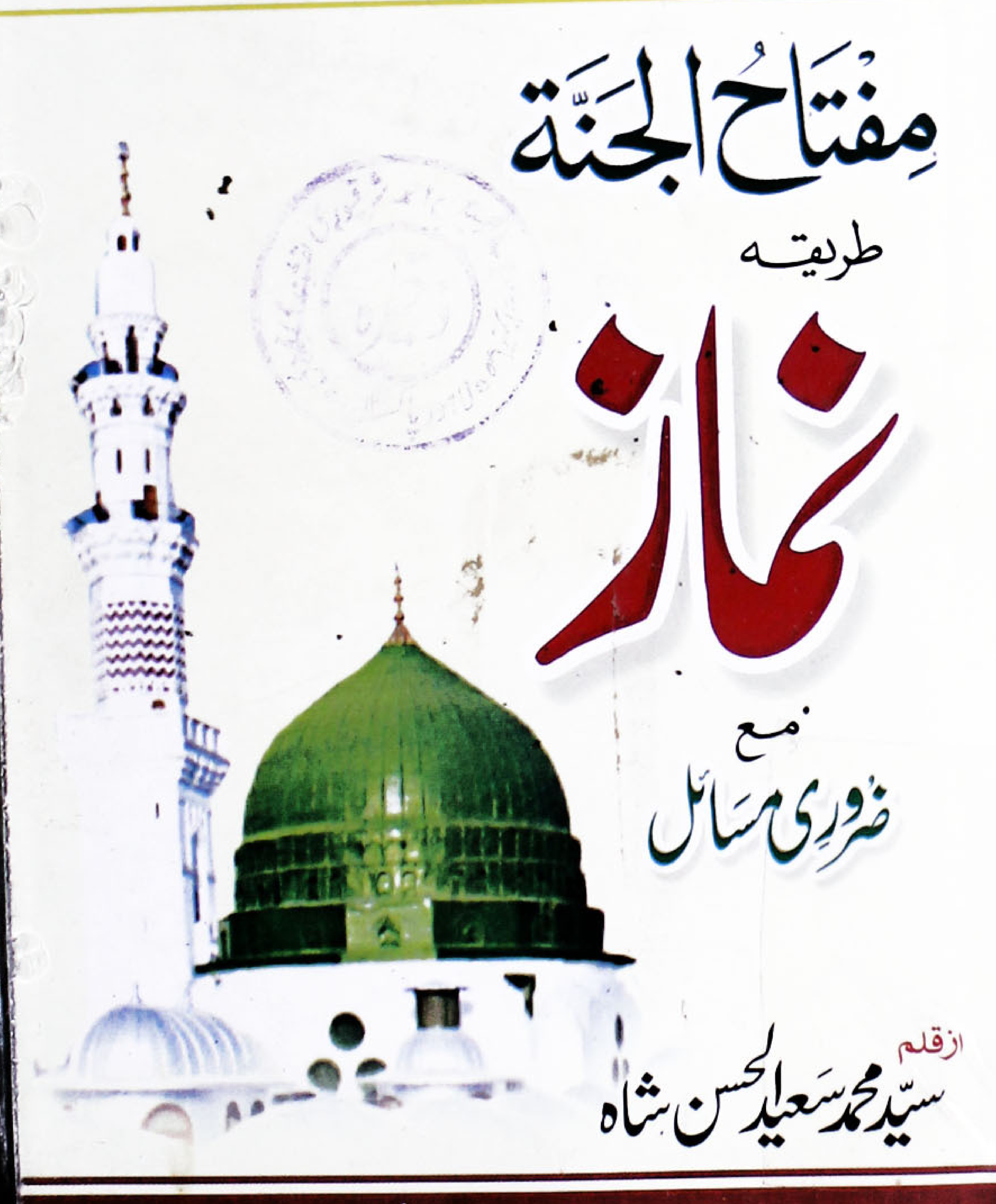
مِفتاح الجنّة

طریقہ

نماز

مع

ضروری مسائل



ازقلم
سیّد محمد سعید الحسن شاہ

ناشر نورالھدیٰ فاؤنڈیشن
گلشن سعید شیخوپورہ روڈ
مانانوالہ فیصل آباد

ہدایت مانگنے کی دُعائیں

1

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تجھے وہ دُعا نہ سکھاؤں کہ جب تو ہر فجر کے بعد اسے تین دفعہ مانگے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے جذام، برص، فالج اور اندھاپن دور کر دے۔ پھر فرمایا یہ دُعا پڑھا کر!

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ

(کنزل العمال، اوّل: ٦٤/٢، الاذ کار، مایقول بعد صلاۃ الصبح، رقم: ۳۵۱۷)

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے وہ ہدایت دے جو تیری خاص ہدایت ہو اور میرے اُوپر وہ فضل بہادے جو تیرا خاص فضل ہو اور مجھ پر اپنی رحمت کامل فرما اور اپنی برکتیں نازل فرما''۔

2

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَکَّلَ عَلَیْكَ فَکَفَیْتَهٗ وَاسْتَھْدَاكَ فَھَدَیْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ

(کنزل العمال، اوّل: ٢٩٤/٢، الاذ کار، الادعیہ المطلقۃ، رقم: ۵۱۰۳)

ترجمہ: ''اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنالے جنہوں نے تیری ذات پر بھروسہ کیا تو ان کیلئے تو کافی ہو گیا اور جنہوں نے تجھ سے ہدایت مانگی تو تُو نے ان کو نصیب فرمادی اور تجھ سے مدد مانگی تو تو نے ان کی مدد فرمادی''

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

بیشک نماز ایمان والوں پر وقتِ مقررہ میں فرض ہے

مِفْتَاحُ الْجَنَّة

طریقہ نماز

مع ضروری مسائل

از قلم سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر نور الھدیٰ فاؤنڈیشن گلشن سعید شیخوپورہ روڈ مانانوالہ فیصل آباد

ایصال ثواب اور تبلیغِ اسلام کیلئے مِفتاح الجنّة شائع کرنے کے خواہشمند رابطہ کریں

حزبُ الاسلام پرنٹرز غلہ منڈی امین پور بازار فیصل آباد

0300-6689936

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ الۡاَمِيۡن

نماز کی اہمیت

ایمان وعقائد کی درستگی کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت ہی اہم واعظم درجہ رکھتی ہے اور نمازی کا حالت نماز میں ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور تسبیح وتعظیم پر مشتمل ہوتا ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے دیگر احکام تو زمین پر ہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے مگر نماز کا حکم عرشِ عظیم پر بلا کر دیا گویا کہ یہ فرض معراج کی مقدس رات کا عظیم الشان تحفہ ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کا حکم قرآن پاک میں کئی سو جگہ پر دیا گیا ایک جگہ ارشاد ہوا:

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡن

(یعنی نماز قائم کرو اور مشرکوں میں نہ ہو) حدیث پاک میں ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (قصداً) نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے (رواہ بیہقی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت ابو نعیم نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایسے شخص

سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری الذمہ (یعنی بیزار) ہیں جو بے نماز ہے (معاذ اللہ) امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک میں بے نماز کافر تو نہ ہوگا۔ مگر شدید گنہگار ضرور ہوگا۔ حاکم اسلام ایسے شخص کو اس وقت تک قید رکھے گا جب تک کہ وہ توبہ کر کے نماز ادا نہ کرے۔

امام شافعی، امام مالک، امام احمد (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے۔

خیال رہے کہ قصداً نماز ترک کرنا بعض صحابہ کرام اور آئمہ عظام کے نزدیک کفر ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا تمام صحابہ کرام اور آئمہ کرام کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (معاذ اللہ) اس کے برعکس نماز کی پابندی بہت بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ حدیث شریف ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے محبوب ہے؟ تو فرمایا کہ ''اپنے وقت پر نماز پڑھنا'' (بخاری شریف، مسلم شریف) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موسم سرما میں باہر تشریف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو یکایک ان کے پتے جھڑنے لگے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوا نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑے ہیں (رواہ احمد، مشکوٰۃ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر میں طہارت (یعنی غسل یا وضو) کر کے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم پر اس کا (عنداللہ) ایک درجہ بلند ہوتا ہے (صحیح مسلم شریف) حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو دنیا میں تین قسم کے انعامات حاصل ہوا کرتے ہیں۔ایک یہ کہ نمازی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک رحمت الٰہی کی گھٹا چھا جاتی ہے اور نیکیاں بارش کی طرح اس کے اوپر برسائی جاتی ہیں۔دوسرا یہ کہ نمازی کے چاروں طرف اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک فرشتے جمع ہو کر اس کی زیارت کرتے ہیں ۔تیسرا یہ کہ جب نمازی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اے نمازی بندے !اگر تیری نگاہوں سے حجاب اٹھ جائے اور تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے؟ اور تو کس سے باتیں کر رہا ہے؟ تو خدا کی قسم تو قیامت تک (اگر زندہ رہے تو) نماز ہی میں رہنا پسند کرے تو کبھی سلام نہ پھیرے اور یوں نماز کی حالت ہی میں تیری جان نکل جائے مگر تو نماز نہ توڑے۔

(بحوالہ تنبیہ الغافلین امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

وضو کا بیان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ

(المائدہ آیۃ مبارکہ:6)

ترجمہ اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ کو دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو ٹخنوں تک پاؤں کو دھوؤ'' (المائدہ آیۃ مبارکہ:٦) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو (مشکوٰۃ) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور ظاہر و باطن سے متوجہ ہو کر (یعنی ریاکاری سے بچتا ہوا) دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

☆ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سخت سردی میں کامل وضو کرے (یعنی اچھی طرح وضو کرے) اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

(رواہ طبرانی فی الاوسط)

☆ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو (صحیح مسلم شریف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو پر وضو کرے اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی شریف)

وضو کے فرائض: وضو کے چار فرض ہیں اور ان کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ (۱) منہ دھونا ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے وضو کو کامل کیا (یعنی اچھے طریقے سے چہرہ کو دھویا) پھر دائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ بازو کو دھونے میں داخل کیا (یعنی کہنی سے اوپر تک دھویا) پھر بائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ بازو کو دھونا شروع کیا، پھر سر کا مسح کیا، پھر دایاں پاؤں دھویا یہاں تک کہ پنڈلی کو

دھونے میں داخل کیا' پھر بایاں پاؤں دھویا یہاں تک کہ پنڈلی کو دھونے لگے' اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

(صحیح مسلم شریف جلد 1)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" جو شخص وضو کرے اور گردن کا مسح کرے اُس کو قیامت کے دن طوق نہیں پہنایا جائے گا۔ (تلخیص الجیر)

☆ حضرت ربیعہ بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور سر کے آگے اور پیچھے اور دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو رضی اللہ عنہ کے دادا سے بھی روایات منقول ہیں مزید فرماتے ہیں کہ ربیعہ کی حدیث حسن اور صحیح ہے۔

☆ حضرت طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہٖ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سر انور کا مسح فرماتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ آپ گدی تک پہنچ جاتے جو گردن کے اگلے حصہ سے متصل ہے۔ (رواہ احمد)

وضو کی سنتیں: وضو کی نیت کرنا۔ بسم اللہ شریف پڑھنا۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ مسواک کرنا (حدیث پاک ہے مسواک کے ساتھ کیئے گئے وضو سے

ادا کردہ نماز بغیر مسواک کے وضو سے ستر درجہ افضل ہے)۔کلی کرنا۔ناک میں پانی چڑھانا' یہ دونوں کام دائیں ہاتھ سے کرنا اور ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔داڑھی کا خلال کرنا (بشرطیکہ حالت احرام میں نہ ہو) پورے سر کا بمعہ کانوں کے مسح کرنا۔پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔پے در پے وضو کرنا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔ترتیب کا قائم رکھنا۔جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات بہت سے ہیں۔اختصاراً یہ کہ نہایت احتیاط سے روبقبلہ ہوکر وضو کرے۔دوران وضو دنیا کی باتیں نہ کرے۔پانی زیادہ نہ بہائے۔ بلا عذر کسی دوسرے کی مدد نہ لے۔اگر دعائیں یاد ہوں تو پڑھے۔

وضو کا طریقہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (وضو کا طریقہ بتانے کیلئے) پانی کا برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ ڈال کر ان کو دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈال کر پانی لیا اور کلی کی' ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔پھر منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا' پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (ایسے ہی وضو فرما کر) فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور بعد ازاں دو رکعت نماز خشوع و خضوع سے ادا کرے' تو اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے (بخاری کتاب الوضوء ج 1 ص 27)

بخاری شریف کتاب الوضو میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضو کا طریقہ اور مسح کی ترکیب نقل ہے جس کی فقہاءِ کرام نے یوں تشریح فرمائی: سر کا مسح کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کرے۔پھر پیشانی کے بالوں

کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں (سوائے انگشتانِ شہادت اور انگوٹھوں کے) سر پر پھیرتا ہوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے ہتھیلیاں بالوں سے مَس کرتا ہوا واپس پیشانی کی طرف لائے اور پھر انگشتانِ شہادت سے کان کے اندرونی حصہ اور انگوٹھوں سے کان کی بیرونی سطح کا اور ہاتھوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصہ یعنی گدی کا مسح کرے۔

احتیاط: اعضاءِ وضو میں سے کسی عضو کا معمولی سا حصہ بھی بلا عذرِ شرعی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ کہنیاں اور ٹخنے اعضاءِ وضو میں شامل ہیں۔ جن سنتوں کا ذکر کیا گیا ان کا بطورِ خاص خیال رکھے نیز نیل پالش لگی ہو تب بھی وضو نہیں ہوتا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول محترم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا (کہ اس نے وضو کیا) مگر ایک ناخن کے برابر اس کا پاؤں خشک رہ گیا اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا "**ارجع فاحسن وضوئك**" واپس لوٹ جاؤ اور اپنا وضو صحیح طریقہ سے کرو۔

(ابوداؤد ج 1 ص 35، نسائی ج 1 ص 30، مسلم ج 1 ص 125)

نواقضِ وضو: پیشاب و پاخانہ کی جگہ سے کسی بھی چیز کا نکلنا، جسم کے کسی بھی حصے سے خون، پیپ، زرد پانی کا اتنی مقدار میں نکلنا جو بہہ سکے اگرچہ اسے صاف کرتا رہے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر بہنے کے قابل نہ ہو مثلاً خون چمکا یا زخم وغیرہ کے اندر ہی ہے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا، کسی وجہ سے لیٹ کر یا سہارا لے کر سو جانا، دکھتی ہوئی آنکھ یا کان سے پانی کا بہنا بھی وضو کو توڑ دیتا ہے

اثناءِ دورانِ وضو ریح خارج ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے ٹوٹ جائے تو نئے

سرے سے وضو کرے۔

عذر، تیمم: اگر خدانخواستہ کسی کے اعضاء وضو میں سے کسی پر زخم ہو اور پٹی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر گیلے ہاتھ سے مسح کر لینا کافی ہے بشرطیکہ پٹی کھولنے میں نقصان ہو۔ اگر زخم پر پٹی وغیرہ نہیں اور پانی لگنے سے زخم معاذ اللہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ اگر کسی کو خدانخواستہ سلسل البول یا مسلسل دکھتی آنکھ سے پانی بہنا یا کوئی بھی ایسا مرض ہو جس سے تھوڑی سی دیر کیلئے بھی وضو نہیں رہتا تو وہ معذور ہے ایسی ہی حالت میں نماز ادا کرے مگر ہر نماز کیلئے نیا وضو کرے۔ عورتوں کے مرض سیلان الرحم (لیکوریا) سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور وہ اسی لباس سے نماز بھی پڑھ سکتی ہے کیونکہ یہ عذر ہے اگر کوئی ایسی مرض میں مبتلا ہو جس میں پانی کو چھونے سے نقصان کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے: پاک مٹی یا جنس مٹی (یعنی زمین سے نکلنے والی ہر وہ شے جو نہ آگ میں جل کر راکھ ہو اور نہ ہی آگ میں پگھلے) پر تیمم کی نیت سے ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے آہستہ سے ہاتھ مارے اگر مٹی زیادہ لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مار کر مٹی جھاڑے۔ پھر تمام چہرے پر ایک بار ہاتھ پھیرے۔ پھر دوبارہ ایسے ہی ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک تمام حصہ کا مسح اس طرح کرے کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔ بلا ضرورت شدیدہ رنگدار مٹی سے تیمم نہ کرے۔ تیمم میں نیت کرنا ہاتھ مٹی یا جنس مٹی پاک پر مار کر منہ کا مسح کرنا اور ایسے ہی ہاتھوں کا مسح کرنا فرض ہے۔ کسی شے پر ہلکا سا گرد و غبار جو اچھی طرح محسوس

ہو، تیمم کیلئے کافی ہے۔وضواور غسل کا تیمم ایک ہی ہے صرف نیت کا فرق ہے۔
جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ۔علاوہ ازیں پانی کی مجبوری دور ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل: ان صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے ۔مادہ منویہ کا شہوت سے نکلنا، احتلام، مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو، حیض ونفاس سے فارغ ہونا، جبکہ میت کوغسل دینا فرض کفایہ ہے۔ان کے علاوہ جمعہ اور دونوں عیدوں کی نماز کیلئے احرام باندھنے سے قبل اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

غسل کے تین فرض ہیں: (۱) غرغرہ کرنا یعنی پانی حلق تک پہنچانا (۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا (۳) تمام بدن کا دھونا۔ان کے بغیر غسل نہ ہو گا۔

طریقہ غسل: پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر استنجا کرے۔اگر بدن پر کہیں نجاست لگی ہوئی ہو تو دھو ڈالے پھر وضو کرے۔پھر تین مرتبہ سر اور تمام جسم پر پانی بہائے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس طرح غسل جنابت فرمایا کرتے تھے کہ پہلے دونوں دست ہائے مبارکہ دھوتے، پھر اس طرح وضو فرماتے جیسے نماز کے لئے فرمایا کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈبوتے اور ان سے (سر انور کے) بالوں کی جڑوں کا خلال فرماتے، پھر اپنے دست مقدس سے سرِ انور پر تین لپ پانی ڈالتے پھر اپنے تمام جسم اطہر پر پانی بہاتے۔

(رواہ بخاری ج1 ص39، مسلم)

مسلم شریف کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھ دھوتے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے اور استنجا فرماتے بعد ازاں وضو فرماتے۔

(مشکوۃ شریف ص 40)

احتیاط: غسل کامل ترین انداز میں کیجئے جسم کا کوئی حصہ بغیر عذر شرعی کے سوکھا نہ رہ جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کے برابر بھی جگہ بغیر دھوئے چھوڑ دے گا وہ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی آگ میں عذاب دیا جائے گا)۔

(ابی داؤد ج 1 ص 45 عن علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

اس سے اس بات کا پتہ چلا کہ نیل پالش لگا کر غسل نہیں ہوتا اور انسان بدستور پلید رہتا ہے بلکہ اگر انگوٹھی وغیرہ پہن رکھی ہو تو اسے بھی حرکت دے تاکہ اس جگہ بھی پانی بہہ جائے۔

اذان

فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے لئے اذان سنت موکدہ ہے جبکہ یہ جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں ادا کئے جائیں۔ اگر اذان وقت سے پہلے دے دی گئی یا ناسمجھ بچے نے اذان دی تو دوبارہ دی جائے گی۔ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت کروانا مکروہ ہے۔ اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے الفاظ مقرر ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اذان میں اللہ اکبر کے الف کو لمبا کرنا یعنی آللہ اکبر یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھانا یعنی اللہ اکبار پڑھنا حرام ہے فی زمانہ یہ غلطی عام ہے۔ اذان دینے والا کسی صحیح خوان سے اذان درست کروالے۔ تصحیح اور ثواب کی نیت سے اذان دینے کی بہت فضیلت ہے۔

☆ طبرانی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والا طالب ثواب ہے اس شہید کی مثل ہے جو خون آلودہ ہے جب مرے گا تو قبر میں اس کے بدن

میں کیڑے نہ پڑیں گے (رواہ طبرانی)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن وانس اور ہر وہ شے جو موذن کی اذان کی آواز سنتے ہیں قیامت کے دن موذن کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

(بخاری شریف ج 1 ص 86)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سات سال تک اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اذان دی اُس کیلئے جہنم سے آزادی تحریر فرمادی جاتی ہے۔

(ابوداؤد' ترمذی ج 1 ص 150' ابن ماجہ ص 83)

☆ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنا کس قدر درجہ رکھتا ہے' تو اس پر باہم تلوار چلتی۔

اذان کا جواب دینا اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔ صرف قریبی مسجد کی اذان کا جواب ہی کافی ہے۔ جو بوقت اذان باتوں میں مشغول رہتا ہے معاذ اللہ اس کا خاتمہ برا ہونے کا ڈر ہے۔ اذان اور اقامت دونوں کا جواب دے۔ جواب سے مراد یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے جو موذن یا اقامت کہنے والا کہتا ہے

البتہ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے جواب میں

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے۔

فجر کی اذان میں **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** کے جواب میں

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔

اذان میں حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف کا پڑھنا واجب ہے جبکہ محبت اور احترام کے ساتھ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ شامی، کنز العباد، فتاویٰ صوفیہ، کتاب الفردوس، حاشیہ بحرالرائق، تفسیر روح البیان، صلوٰۃ مسعودی، مقاصد حسنہ وغیرہم کتب میں مذکور احادیث مبارکہ کے مفہوم کے مطابق اذان میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کی صفوں سے تلاش فرما کر اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے نیز دنیا وآخرت میں اس کی بصارت اور بصیرت قائم رہے گی۔ (ملاحظہ ہو جاء الحق)

اذان کے بعد کی دعا: اذان کے بعد مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اور دعا مانگیں اذان کے بعد مانگی گئی دعا کو اللہ تبارک وتعالیٰ عموماً قبول فرمالیتا ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی (ابوداؤد، ترمذی)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں ایک اذان کے وقت دوسرے کفار کے ساتھ گھمسان کی جنگ کے وقت (مفہوم حدیث منقول ابی داؤد) بہتر یہ ہے کہ

مسنون دعا مانگے جس میں نبی علیہ السلام کا وسیلہ بھی ہو۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جب تم مؤذن کی (اذان) سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دو جب اذان مکمل ہو جائے تو) پھر مجھ پر درود بھیجو' جو اس طرح کرے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ بے شک وہ جنت میں ایک مقام ہے اور وہ مقام و مرتبہ بندگان خدا میں سے صرف ایک ہی بندے کو ملے گا اور وہی اس کے لائق ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ (صاحب مرتبہ و مقام) میں ہی ہوں گا تو جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا میری شفاعت اس پر واجب ہوگئی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ ج 1 ص 166)

اذان کی دعا: اذان کے بعد مؤذن وسامعین درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

اے اللہ اس دعوۃ تامّہ اور صلوٰۃ

الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ

قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت

وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ

اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے

وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا

ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

خلاف نہیں کرتا ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

اقامت اقامت بھی اذان ہی کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے مثلاً حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہے۔

(۲) اقامت میں آواز بلند تو ہوگی مگر اذان کے مقابلہ میں پست ہوگی۔ (۳) اس کے کلمات اذان کے مقابلہ میں جلدی جلدی کہے جائیں گے۔ مگر اتنا بھی جلدی نہیں کہ احترام و وقار ہی باقی نہ رہے۔ (۴) اس میں نہ تو کانوں پر ہاتھ رکھیں گے اور نہ ہی انگلیاں کانوں میں رکھیں گے۔

☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے (جو کہ حضرت بلال کی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن تھے) فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت کا طریقہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھلایا۔ اور فرمایا کہ اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 84)

(زیادہ وضاحت اور ثبوت کے لئے ہماری کتاب صلوٰۃ الرسول کا مطالعہ فرمائیں)

جس نے اذان کہی اقامت کہنا بھی اسی کا حق ہے۔ اگر اسے ناگوار گزرے تو اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اقامت کہنا مکروہ ہے لیکن اگر اسے ناگوار نہ گزرے یا وہ موجود نہ ہو تو جو چاہے اقامت کہہ دے۔ اگر امام خود اقامت کہے تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے (عالمگیری درمختار)

اوقات نماز

ہر نماز کو اس کے صحیح وقت میں ادا کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذی شان ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○

(سورۃ النساء آیۃ مبارکہ 103)

ترجمہ: ''بے شک نماز ایمان والوں پر اوقات مقررہ میں فرض ہے'' اس لئے جو نماز وقت سے قبل ادا کی جائیگی درست نہ ہوگی اور جو وقت گزرنے کے بعد پڑھی جائیگی وہ قضا ہوگی۔ اوقات نماز درج ذیل ہیں۔

فجر: نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

ظہر: سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے کہ ہر شے کا سایہ اپنے اصلی سایہ سے دوگنا ہو جائے۔ اصلی سایہ سے مراد وہ سایہ ہے جو سورج کے عین نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر: نماز ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی نماز عصر کا وقت ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے بہتر ہے کہ دھوپ کے زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لے کیونکہ دھوپ زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب: نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو کر غروب شفق تک رہتا ہے، شفق اس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً پھیلی ہوتی ہے۔

عشاء: نماز عشاء کا وقت غروب شفق سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے البتہ

نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے لیکن نماز ہو جائے گی۔

☆ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ مشکوٰۃ باب المواقیت میں حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور موطا امام مالک میں حضرت عبداللہ بن رافع، حضرت مالک بن ابو عامر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی ثابت ہے۔

(مزید وضاحت کیلئے ملاحظہ ہو "صلوٰۃ الرسول")

مکروہ اوقات

(۱) سورج کے نکلنے سے لے کر اس کے اچھی طرح چمک اٹھنے تک کہ اس پر نظر نہ ٹھہر سکے۔ یہ وقت تقریباً بیس منٹ ہوتا ہے۔

(۲) سورج غروب ہوتے وقت۔

(۳) عین نصف النہار شرعی کے وقت۔

(۴) صبح صادق سے طلوع آفتاب تک سنت فجر کے سوا، اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہ پڑھے، ہاں البتہ ان دو اوقات میں قضاء شدہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہو تو کوئی نماز نہ پڑھے۔

تعداد رکعات: اگر مجبوری ہو تو نوافل اور سنن غیر مؤکدہ چھوڑ سکتا ہے۔

فجر: ۲ سنت مؤکدہ + ۲ فرض = کل چار رکعات۔

ظہر: ۴ سنت مؤکدہ + ۴ فرض + ۲ سنت مؤکدہ + ۲ نفل = کل ۱۲ رکعات۔

عصر: ۴ سنت غیر مؤکدہ + ۴ فرض = کل ۸ رکعات۔

مغرب: ۳ فرض + ۲ سنت مؤکدہ + ۲ نفل = کل ۷ رکعات

عشاء: ۴ سنت غیر مؤکدہ + ۴ فرض +۲ سنت مؤکدہ +۲ نفل
+۳ وتر واجب + ۲ نفل = کل ۱۷ رکعات

مسنون طریقہ نماز

نیت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی قدر ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
(جیسی نیت ویسا ہی اجر)۔(بخاری شریف ص ۲ جلد نمبر ۱ مسلم ص ۱۴۰ جلد نمبر ۲)

مسئلہ: نیت دل کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں یعنی جو نماز میں پڑھ رہا ہوں یہ فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے یا نفل ہے۔اسی طرح اس کی رکعات کتنی ہیں۔کون سی نماز ہے، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، جمعہ وغیرہ۔نیز با جماعت ہے یا مفرد ان سب کا دل میں پختہ ارادہ کرے زبان سے ان کلمات کا ادا کرنا ضروری نہیں لیکن اگر زبان سے کلمات ادا کر بھی لے تو ایک اچھا عمل ہے کہ قول، فعل اور نیت سب ایک ہو گئے۔اسے ناجائز اور بدعت **سیّئہ** کہنا بجائے خود غلط ہے۔

تکبیر تحریمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نماز کی کنجی بہترین وضو (کامل طہارت) ہے اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔(جامع ترمذی جلد 1)

مردوں کا کانوں تک ہاتھ اٹھانا:

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز

شروع فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر کر لیتے۔(ابی داؤد، صحیح مسلم، مسند امام ابوحنیفہ، شرح معانی الآثار)

عورتوں کا کندھوں تک ہاتھ اٹھانا:

☆ حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عطاء، حضرت زہری اور حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔ عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے کے برابر تک اٹھائے۔(عینی شرح ہدایہ)

☆ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھ (تکبیر تحریمہ کے وقت) کانوں کے برابر کرو اور عورت اپنے سینے کے برابر کرے۔(طبرانی۔ کنز العمال)

مرد اپنے ہاتھ ناف پر باندھے:

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے (نماز میں) اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا ہوا تھا (مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ ناف پر ہاتھ باندھنا ہی سنت ہے۔ (ابوداؤد جلد نمبر 1 ص 274)

عورت اپنے ہاتھ سینے پر باندھے:

عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے پر باندھے گی اس میں اس کی عظمت بھی ہے اور کامل ستر بھی، حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مذکورہ بالا روایات سے بھی اسی بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اسی طرح متقدمین

سے مروی ہے

(ملاحظہ ہو) (مصنف ابن ابی شیبہ' سنن الکبریٰ بیہقی' شرح وقایہ' مجمع الزوائد وغیرھم)

ثناء پڑھنا: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یوں ثناء پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(ترمذی شریف جلد 1' ابوداؤد جلد 1)

تعوّذ وتسمیہ آہستہ پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اسی طرح حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے' ان میں سے میں نے کسی کو بھی نہیں سنا کہ انہوں نے بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی ہو۔

(صحیح مسلم جلد 1) مزید ملاحظہ ہو۔ ابوداؤد جلد 1 ص 121' بخاری جلد 1 ص نمبر 1 ص 103' موطا امام مالک' نسائی شریف جلد اول ابن ماجہ وغیرھم)

سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے:

امام اور مفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے لئے فاتحہ شریف کا پڑھنا واجب ہے کہ حدیث پاک ہے۔ "سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی" (مشکوٰۃ شریف)

مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا قرآن کریم سے کچھ نہ پڑھے:

مقتدی جب امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو بوقت قرأت کچھ نہیں پڑھے گا نماز خواہ سرّی ہو یعنی ظہر' عصر' یا جہری جیسے مغرب' عشاء اور فجر۔ کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہیں کی جائے گی۔ اس بات سے حضور اکرم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔

☆ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھتے ہوئے ایک رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اُس کی نماز نہیں ہوگی۔ ہاں البتہ جب وہ امام کے پیچھے ہو تو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

(ترمذی باب ترک القراۃ خلف امام' موطا امام مالک)

اس موضوع پر سیر حاصل بحث کیلئے ملاحظہ ہو "صلوٰۃ الرسول یعنی امام الانبیاء کی نماز"

آمین آہستہ کہے:

امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو وہ جب **وَلَا الضَّآلِّيْنَ** کہے تو مقتدی و امام آہستہ آواز کے ساتھ آمین کہیں۔

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلند آواز سے قرأت فرماتے ہوئے **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ** پر پہنچے تو بہت ہی آہستہ آواز میں فرمایا۔ آمین خیال رہے کہ ایک روایت میں ہے کہ

1/2/37

"اَخْفٰی بِھَا صَوْتَہٗ" یعنی اپنی آواز بہت ہی آہستہ رکھی اور دوسری روایت میں "وَخفض بہ صوتہ" (اور آمین کہنے میں اپنی آواز کو خوب پست رکھا) ملاحظہ ہو۔ (احمد ابی داؤد' ترمذی' ابن ابی شیبہ' طبرانی' ابویعلیٰ' دار قطنی' حاکم)

رکوع اور رفع یدین:

نماز میں رکوع فرض ہے قرأت سے فارغ ہو کر رفع یدین کے بغیر رکوع میں چلا جائے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔

"لَا تَفْعَلْ فَاِنَّہٗ شَیْءٌ فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَکَہٗ" ایسا نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ وہ عمل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے کیا تھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ (عینی شرح صحیح بخاری)

یاد رہے کہ! خلفائے راشدین حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن زبیر وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے (زیادہ تحقیق اور تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "صلوٰۃ الرسول")

رکوع کا طریقہ:

☆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع فرماتے تو سر انور کو نہ تو بہت بلند فرماتے اور نہ ہی زیادہ نیچے بلکہ درمیانی راہ اختیار فرماتے۔
(صحیح مسلم جلد 1 وابن ماجہ ص 62)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رکوع کیا تو اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر انگلیاں پھیلا کر رکھا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

رکوع اور سجدہ کی تسبیح:

☆ حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں (کم ازکم) تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا کرتے تھے اور رکوع میں (کم ازکم) تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھتے تھے۔ (طبرانی، والبزار)

رکوع، سجود وغیرہ میں اطمینان:

☆ حضرت سالم بن برّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھنے کی کیفیت اور انداز ارشاد فرمایئے تو آپ ہمارے سامنے مسجد میں کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہی (یعنی نماز شروع کردی) جب رکوع میں گئے تو ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں

نیچے کو اور کہنیاں پہلوؤں سے جدا تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی دیر تک رکوع میں رہے کہ ہر عضو میں ایک ٹھہراؤ پیدا ہو گیا پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ ہر عضو میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا' پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے (دوران سجدہ) ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھا' اتنی دیر تک سجدہ کیا کہ ہر عضو میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور بیٹھ گئے حتیٰ کہ اعضاء میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا اسی طرح چار رکعت نماز مکمل کی' پھر فرمایا ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح (نہایت سکون کے ساتھ) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (ابی داؤد باب الصلوٰۃ)

سجدہ کا طریقہ:

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' نسائی' ترمذی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں' پیشانی پر' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ناک شریفہ کی طرف اشارہ فرمایا' پھر فرمایا دونوں ہاتھوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم دوران نماز اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔ (بخاری شریف)

☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ نماز عملی طور پر یوں بیان فرمایا کہ "پھر سجدہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو (زمین پر) رکھا مگر ان کو بچھایا نہیں اور نہ ہی سمیٹا (یعنی نہ تو کلائیاں زمین پر لگائیں اور نہ ہی پیٹ یا رانوں کے ساتھ ملایا) اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ شریف کی طرف سیدھی رکھیں۔ (بخاری شریف ج1 ص114)

دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہونا:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (پہلی رکعت کے بعد بیٹھے بغیر) اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

(ترمذی شریف ج1 ص169، سنن الکبریٰ ج2 ص124)

قعدہ (یعنی بیٹھنے) کا مسنون طریقہ:

تشہد کیلئے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نمازی اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے اور اگر عذر نہ ہو تو اس پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ سیدھی رکھے جبکہ بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جائے۔

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم التحیات میں اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے۔ (صحیح مسلم ج1 ص185)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سنت طریقہ نماز میں (بیٹھنے کا) یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کیا جائے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھا جائے اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔ (سنن نسائی ج1 ص173)

معذور کے لئے آسانی:

☆ حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چارزانو (چوکڑی مارکر) بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں کم عمر تھا میں نے بھی ایسے ہی کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اس طرح بیٹھنے سے منع فرماتے ہوئے فرمایا "بے شک نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بائیں کو بچھالو۔ میں نے عرض کیا مگر آپ تو دوسری طرح بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاتے (یعنی میں معذور ہوں)۔ (بخاری باب سنۃ الجلوس)

عورتوں کے سجدہ اور بیٹھنے کا طریقہ:

☆ ابوداؤد نے مراسیل میں نقل فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا "جب تم سجدہ کرو تو اپنے اعضاء کو زمین کے ساتھ چمٹا لیا کرو (یعنی خوب سمٹ کر سجدہ کیا کرو) امام بیہقی دوسری مرفوع روایت نقل فرماتے ہیں کہ (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگالے تا کہ احسن طریقہ سے پردہ ہو۔ (عمدۃ الرعایہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمان برکت نشان میں خواتین نماز میں کس طرح بیٹھا کرتی تھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے پہل قعود کی حالت میں مربع بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا کہ سمٹ کر بیٹھیں۔

(مسند امام اعظم مترجم ص 162)

حضرت علامہ علی قاری علیہ الرحمہ نے "یَحْتَفِزْنَ" کا ترجمہ متورک کیا ہے۔ یعنی دونوں پاؤں ایک جانب نکال کر سرین پر بیٹھنا۔ (المجلّٰی)

طریقہ نماز مسنونہ ایک نظر میں:

نماز کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو ہو کر دونوں پاؤں میں کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھ کر کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں، انگلیاں نہ تو دبا کر بند کرے اور نہ ہی بتکلف کشادہ بلکہ اپنی اصلی حالت پہ رہنے دے۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف پر یا نیچے باندھ لے یوں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی انگلیاں کلائی پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہوں پھر ثناء پڑھے۔ اگر باجماعت نماز ادا کر رہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے اور امام کی قرأت سنے اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو ثناء کے بعد اعوذ باللہ۔۔۔ آخر تک بسم اللہ۔۔۔ آخر تک پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے پھر قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھے یا تین آیات مبارکہ یا تین چھوٹی آیات کے برابر کوئی ایک بڑی آیت پڑھے:

ثناء:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سورۃ فاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ

سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ

قیامت کے دن کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا

اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ

نہ ان لوگوں کا راستہ جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوئے

وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠ اٰمِیْنَ

اور نہ گمراہوں کا الٰہی قبول فرما

سورۃ اخلاص:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ۬

کہو وہ اللہ ایک ہے ۔اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے (کسی کو) جنا

وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں ہے

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں پر ہاتھ یوں رکھے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑے سر اور پیٹھ برابر ہو رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے۔ اگر امام ہو تو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہے تنہا پڑھنے والا دونوں کہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کے بعد حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کہنا بہت ثواب ہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں اس طرح جائے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر یعنی پہلے ناک اور پھر پیشانی زمین پر لگائے بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو سیدھا رکھے اور انگلیاں حالت سجدہ میں زمین سے ہرگز نہ اٹھائے، ہتھیلیاں بچھی ہوئی ہوں اور سب انگلیاں قبلہ رو ہوں سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سر پھر ہاتھ اٹھائے اور دایاں قدم کھڑا کرے اور اسکی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے برابر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدے کو جائے اسی طرح سجدہ کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سر اٹھائے اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں پر بوجھ دے کر کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ شریف پڑھ کر قرأت شروع کرے پھر اسی طرح

رکوع وسجود کر کے دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں بچھا کر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔ التحیات میں: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھتا ہوا جب کلمہ "لَا" کے قریب پہنچے تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے لفظ "لَا" پر شہادت کی انگلی کھڑی کرے مگر اس کو جنبش نہ دے اور لفظ اِلَّا پر گرا کر فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لے اور اگر دو سے زیادہ رکعتیں ادا کرنا ہوں تو کھڑا ہو جائے اور حسب سابق نماز ادا کرے لیکن فرضوں کی آخری دونوں رکعتوں میں فاتحہ شریف کے بعد کوئی سورت ضروری نہیں آخری قعدہ میں کہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا التحیات کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد کوئی مسنون دعا پڑھے (التحیات درود شریف اور ایک مسنون دعا ملاحظہ فرمائیں:

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں سلام ہو

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ

اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں

درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف

مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

کیا گیا بزرگ ہے الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا

اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے رب میری دعا قبول

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

فرما اے ہمارے پروردگار مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے

یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

اور چاہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے اور چاہے تو دونوں دعائیں پڑھ لے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا

اے اللہ بیشک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ

سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں سو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے

دعا کے بعد دائیں طرف منہ کر کے کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائیں طرف بھی اسی طرح منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔ نماز وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے (قرأت سے فارغ ہو کر) کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے پھر ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت پڑھے۔ حدیث پاک میں کئی دعائیں منقول ہیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں

وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ

اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ

اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی

اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی

وَنَخْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ

خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے

عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا آخر تک پڑھے

اگر خدانخواستہ دعائے قنوت پڑھے بغیر بھول کر رکوع میں چلا گیا اور پھر یاد آیا تو اب رکوع سے واپس نہ آئے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔

عورت کے لئے نماز میں چند چیزیں مرد سے جدا ہیں۔ عورت تکبیر تحریمہ کے لئے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی اور ہاتھ دوپٹے وغیرہ سے باہر نہیں نکالے گی' قیام میں ہاتھ سینے پر باندھے گی' ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی' رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ اس طرح رکھے گی کہ انگوٹھا ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف' رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی۔ سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی' التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی' کپڑے کو پاؤں کی پشت تک لٹکائے' ہاتھوں چہرے اور پاؤں کی پشت کے سوا تمام جسم بمعہ کان اور سر کے بال کسی ایسے کپڑے سے چھپائے گی کہ نظر نہ آئے۔

نماز کی ادائیگی میں کچھ چیزیں شرط ہیں کچھ فرض کچھ واجب کچھ سنت اور کچھ مستحب۔

شرائط: نماز شروع کرنے سے قبل ان کا پایا جانا ضروری ہے بلا عذر شرعی ان کے

بغیر نماز نہ ہوگی۔ وہ یہ ہیں۔ نمازی کا جسم' کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا' مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لئے سوائے ہاتھ منہ اور پاؤں کے تمام جسم کا ڈھکا ہوا ہونا' قبلہ کی طرف سینہ ہونا' نماز کے وقت کا ہونا' دل سے نیت کرنا۔

فرائض: ان میں سے ایک بھی رہ جائے تو (اگر چہ سجدہ سہو کرے) نماز نہیں ہوتی اور وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ یعنی نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا۔ (۲) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا' خیال رہے کہ نماز فرض' سنت فجر' وتر اور عیدین میں قیام فرض ہے باقی سنتوں میں سنت اور نوافل میں نفل ہے۔ (۳) نماز میں قرآن پاک کا پڑھنا کم از کم ایک آیۃ مبارکہ فرض کی دو رکعت میں اور وتر سنت و نوافل کی ہر رکعت میں (۴) رکوع کرنا۔ (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدہ اخیرہ (۷) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

واجبات: اگر بھولے سے کوئی واجب رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے اگر جان بوجھ کر چھوڑے یا سجدہ سہو نہ کرے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

واجبات یہ ہیں:

فرض کی پہلی دو رکعتوں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں صرف ایک بار پوری الحمد للہ شریف (بلا کم و کاست) پڑھنا' فرض کی پہلی دو رکعتوں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کریمہ جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو ملانا ☆ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ☆ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ☆ پہلا قعدہ میں التحیات پر کچھ نہ بڑھانا ☆ دونوں قعدوں میں التحیات کا مکمل پڑھنا ☆ قرأت امام کے وقت مقتدی کا چپ رہنا ☆ دوسرے واجبات میں امام کی پیروی کرنا ☆ ترتیب نماز قائم کرنا ☆ نماز

مکمل اطمینان وسکون سے پڑھنا☆ امام کے لئے فجر' مغرب' عشاء' عیدین' جمعہ' تراویح اور رمضان میں وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا ☆ ظہر اور عصر میں آہستہ آہستہ پڑھنا☆ عیدین میں چھ تکبیر کا زائد کہنا واجبات نماز ہیں۔

اگر غلطی سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا کوئی فرض یاد نہ رہے کہ ادا کیا ہے یا نہیں مثلاً چار رکعت نماز پڑھ رہا تھا اب یاد نہیں آتا کہ تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو جس طرف زیادہ یقین ہو وہی اپنا لے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ حضرت عطاء بن یسار حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو شک ہو کہ اس نے نماز کتنی پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت اسے چاہئے کہ اپنے شک کو دور کرے اور جس پر یقین ہو اسی کو اپنا لے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے جفت کر دیں گے (یعنی چھ رکعت ہو جائیں گی) اور اگر نماز اس نے پوری پڑھی ہوگی (یعنی چار رکعت) تو یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کا باعث بنیں گے۔

سجدہ سہو: سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں التحیات شریف پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اگر التحیات کے ساتھ درود شریف ودعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے' سجدوں کے بعد التحیات بمعہ درود شریف ودعا کے دوبارہ پڑھے اگر دوران جماعت مقتدی سے سہو ہو تو کسی پر بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔ لیکن امام سے سہو ہو تو تمام جماعت پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا دونوں طرف سلام بھی پھیر دیا پھر یاد آیا اور ابھی تک کوئی کلام یا منافی نماز کام نہیں کیا تو فوراً سجدہ سہو کرے اور دوبارہ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

سنتیں: سنتوں میں سے اگر کوئی رہ جائے تو نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی نہ ہوگا لیکن دانستہ ترک نہ کرے۔ سنتیں یہ ہیں:

☆ تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھوں کا اٹھانا ☆ ہتھیلیوں کا قبلہ رخ رکھنا ☆ امام کا نماز کی تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا ☆ ثناء اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف کا آہستہ کہنا ☆ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا ☆ رکوع اور سجود میں کم از کم تین تین بار تسبیح پڑھنا ☆ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا ☆ ہاتھوں سے گھٹنوں کا اس طرح پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں ☆ سر اور کمر برابر ہو جائے ☆ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا (تنہا پڑھنے والا دونوں کہے) ☆ سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے ☆ پھر ہاتھ، پھر ناک پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا ☆ بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ سے جدا رکھنا ☆ کلائیاں زمین سے اونچی اور انگلیاں قبلہ رو رکھنا ☆ دونوں سجدوں کے درمیان دایاں قدم کھڑا کر کے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا ☆ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا ☆ سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رو ہونا ☆ التحیات شریف میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا (جس طرح ترکیب نماز میں ذکر ہو چکا ہے) ☆ التحیات کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا ☆ پہلے دائیں پھر بائیں جانب سلام کہنا ☆ امام کا بلند آواز سے سلام کہنا ☆ مگر دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا۔

مستحبات: مستحبات کا ادا کرنا افضل ہے چھوڑنا گناہ نہیں۔ وہ یہ ہیں:

☆ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا ☆ رکوع و سجود میں تین بار

سے زیادہ تسبیح کہنا ☆ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر ☆ رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر ☆ سجدہ میں ناک کے سرے پر ☆ قعدہ میں اپنی گود پر ☆ اور سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا ☆ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا یا اس پر ہاتھ کی پشت رکھنا

مکروہات تحریمی: دوران نماز مکروہات تحریمی سے بچنا بہت ضروری ہے' ورنہ نماز میں شدید نقص آ جائے گا۔ وہ یہ ہیں:

☆ داڑھی بدن یا کپڑے سے کھیلنا ☆ کپڑا کندھے پر یوں ڈالنا کہ دونوں سرے کھلے ہوں ☆ بلاوجہ کپڑوں کو (سجدہ کے وقت) سمیٹنا ☆ آستین کو آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا ☆ شدت کا پیشاب و پاخانہ یا ریح محسوس ہوتے وقت نماز پڑھنا ☆ سجدہ گاہ سے بلاضرورت (دوران نماز) کنکریاں وغیرہ دور کرنا ☆ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ☆ کمر پر ہاتھ رکھنا ☆ آسمان کی طرف یا ادھر ادھر منہ گھما کر دیکھنا ☆ کسی کے منہ کے سامنے منہ کر کے نماز پڑھنا (اگر نمازی کی طرف سامنے بیٹھے ہوئے نمازی کی پیٹھ ہو تو جائز ہے)' سجدہ میں کتے کی طرح کلائیاں بچھانا ☆ سر پر رومال یا پگڑی یوں باندھنا کہ درمیان سے سر ننگا رہے ☆ بلاعذر ناک یا منہ کو چھپانا ☆ بلاعذر کھنکارنا ☆ قصداً جمائی لینا ☆ جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا (اگر تصویر پوشیدہ ہو تو جائز ہے) ☆ نمازی کے سامنے' دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ پر کسی جاندار کی تصویر کا ہونا (غیر جاندار کی تصویر میں حرج نہیں) ☆ کسی بھی واجب کو

چھوڑنا' مثلاً رکوع کے بعد بلا عذر سیدھے کھڑے نہ ہونا یا دونوں سجدوں کے درمیان صحیح نہ بیٹھنا ☆ امام سے پہلے مقتدی کا کوئی بھی رکن ادا کرنا ☆ کرتا ہوتے ہوئے صرف پائجامہ یا چادر سے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ کچھ مکروہات تنزیہہ اور کچھ تحریمہ بھی ہیں۔ اختصار اً یہ کہ نماز انتہائی خشوع وخضوع اور پورے واجبات وسنن سے ادا کرے۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں:

بھول کر یا قصداً کوئی کلام کرنا ☆ چھینک یا سلام کا جواب دینا ☆ اللہ تعالیٰ یا اسکے محبوب کے اسمائے گرامی سن کر جواب کی نیت سے جل شانہٗ یا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنا ☆ ایک رکن میں تین بار ہاتھ اٹھا کر کھجانا ☆ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یا امام کا کسی ایسے شخص کا لقمہ قبول کر لینا جو اس کی اقتداء میں نہ ہو' ایسی صورت میں امام اور تمام جماعت کی نماز ٹوٹ جائے گی ☆ نماز مکمل ہونے سے قبل قصداً سلام پھیرنا' اگر بھول کر ہو تو کوئی حرج نہیں نماز مکمل کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے ☆ دوران نماز قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا ☆ قرأت یا اذکارِ نماز میں غلطی کرنا ☆ دانتوں سے اتنا خون نکلنا کہ حلق میں مزہ محسوس ہو ☆ کچھ کھانا پینا یا چوسنا ☆ اگر دوران نماز دانتوں سے کوئی ذرہ نکلا تو اگر چنے کے برابر ہو تو نگلنے سے نماز ٹوٹ جائے گی اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہوگی ☆ بلا عذر قبلہ سے سینہ پھیرنا یا بلا عذر چلنا ☆ اگر عذر سے چلنا پڑے مثلاً جماعت میں کسی دوسرے مقتدی سے ملنے کیلئے صف برابر کرنے کیلئے یا موذی جانور مارنے کیلئے چلنا پڑے تو دو قدم سے زیادہ نہ چلے۔

ان صورتوں میں نماز توڑ سکتا ہے:

سانپ یا دوسرے موذی جانور کو مارنے کیلئے، نقصان کا ڈر ہو مثلاً جانور بھاگ جائے گا یا کوئی شے جل جائے گی یا دودھ اُبل جائے گا یا گاڑی چھوٹ جائے گی وغیرہ ایسے ہی پیشاب و پاخانہ کی شدت محسوس ہو تو تب بھی توڑنا جائز ہے ☆ اگر کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل جائے گا یا کوئی نابینا کنویں وغیرہ میں گر جائے گا۔ ان صورتوں میں نماز توڑنا واجب ہے جبکہ بچانے پر قادر ہو ☆ اگر نماز نفل ادا کر رہا ہو اور والدین میں سے کوئی بلائے اور انہیں اس کی نماز کا علم نہ ہو تو نماز توڑ دے ☆ خیال رہے کہ جس نماز کو توڑے گا دوبارہ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اگرچہ نماز نفل ہی کیوں نہ ہو۔

باجماعت نماز ادا کرنا:

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے افضل ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر (بھی باجماعت) پڑھی گویا وہ ساری رات قیام میں رہا) (مسلم شریف)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رضائے خدا کے لئے چالیس دن نماز جماعت سے

پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے' اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی۔ ایک جہنم کی آگ سے اور ایک منافقت سے (ترمذی شریف)

بلا عذر شرعی جماعت ترک کرنا سخت گناہ ہے:

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ جماعت میں کتنا ثواب ہے تو گھسٹتا ہوا مسجد میں حاضر ہوتا۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشاء اور فجر ہے اور وہ جانتے کہ اس میں کیا درجہ ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو ارشاد فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو کہ جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلادوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔۔۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ فرمایا: "اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشاء قائم کرتا اور (کچھ) جوانوں کو حکم دیتا کہ (بے نمازوں کے) گھروں میں جو کچھ ہے اسے آگ سے جلادیں۔ (رواہ احمد)

جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان المبارک میں وتر کی جماعت مستحب ہے اور فرض نماز کی جماعت واجب ہے۔

جماعت کے ساتھ شامل ہونے کا طریقہ:

جیسا کہ آپ قبل ازیں پڑھ چکے ہیں کہ فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے اس لئے اگر کوئی شخص امام کو حالتِ رکوع میں پائے اور جماعت میں شامل ہونا چاہئے تو اسے لازم ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد کم از کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ' سبحان اللہ' سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک سیدھا کھڑا رہے اس کے بعد رکوع میں جائے لیکن اگر وہ مذکورہ مقدار میں قیام کئے بغیر رکوع میں چلا گیا یا اس کے رکوع میں جانے سے قبل امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو دونوں صورتوں میں اسکی یہ رکعت جاتی رہی وہ اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے۔ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ امام کے دوسری طرف سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑا ہوگا محض ایک طرف سلام کے بعد کھڑا ہونا درست نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ امام سجدہ سہو کرنا چاہے ایسی صورت میں اسے بھی امام کی اتباع کرنا ہوگی۔ بعد میں شامل جماعت ہونے والا جب اپنی رہ جانے والی نماز ادا کرے گا تو رکعات کی ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے مثلاً اگر فجر کی پہلی رکعت رہ گئی ہے تو اس میں سبحانک اللھم 'سورۃ فاتحہ اور کوئی بھی سورت ساتھ ملائے گا۔اگر ظہر' عصر' مغرب یا عشاء کی دو رکعتیں رہ گئیں تو ان کو ادا کرتے وقت پہلی رکعت میں سبحانک اللھم سورۃ فاتحہ اور ساتھ کوئی سورۃ مبارکہ یا کم از کم تین آیات مبارکہ یا اس کی مقدار میں قرآن کریم پڑھے گا اسی طرح دوسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا ہوگی کیونکہ اس کی پہلی دو رکعت ہی رہ گئیں ہیں اس لئے وہی ادا کرنا ہونگی لیکن تشہد کے اعتبار سے رکعات کی ترتیب نہیں بلکہ گنتی کو پیش نظر رکھا جائے گا مثلاً اگر مغرب کی دوسری رکعت کی تشہد میں شامل ہوا تو اس کی صرف ایک یعنی تیسری رکعت جماعت کے ساتھ ہوئی اب اپنی رہ

گئی دو رکعات ادا کرے گا تو پہلی رکعت میں بدستور ثناء فاتحہ اور قرأت کرے گا چونکہ یہ گنتی کے اعتبار سے دوسری رکعت ہوگی اس لئے یہ تشہد کیلئے بیٹھ جائے گا اور تشہد مکمل عبدہٗ ورسولہٗ پڑھ کر کھڑا ہوگا۔ اب دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ساتھ مزید قرآن کریم کی تلاوت کرے گا کہ ادائیگی کے اعتبار سے یہ دوسری اور گنتی کے اعتبار سے یہ تیسری رکعت ہوگی اس رکعت کے بعد وہ پھر تشہد میں بیٹھے گا اور تشہد کے ساتھ درود شریف اور دعاء پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔ اس طرح اسے تین رکعات میں چار مرتبہ تشہد میں بیٹھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کی تین رکعات جماعت سے رہ گئیں تو ادائیگی کے وقت پہلی دو رکعات میں فاتحہ شریف کے بعد قرآن کی تلاوت کرنا ہوگی جبکہ تیسری رکعت میں محض سورۃ فاتحہ شریف کافی ہوجائے گی۔

خیال رہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی رہ گئی رکعات کی ادائیگی کے وقت پہلی رکعت میں ثناء یعنی سبحانک اللھم آخر تک نہ پڑھی تو بھی نماز ہوجائے گی اس لئے کہ ثناء کا پڑھنا سنت ہے ترک سنت پر سجدہ سہو نہیں البتہ جان بوجھ کر سنت کا ترک کرنا گناہ ہے لیکن اگر اس نے رہ گئی پہلی دو رکعات میں سورۃ الحمد کے ساتھ کم از کم تین چھوٹی آیات مبارکہ یا انکی تعداد میں ایک بڑی آیۃ مبارکہ نہ ملائی تو ترک واجب کا مرتکب ہوگا اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور اگر غلطی سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

جماعت چھوڑنے کے عذر:

ایسی بیماری کہ مسجد میں نہ جاسکے سخت سردی، سخت آندھی، سخت بارش یا کیچڑ، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، مال کے چوری ہوجانے کا ڈر، پیشاب و پاخانہ کی شدید حاجت، گاڑی وغیرہ کے چھوٹ جانے کا ڈر، بیمار کی تیمارداری جبکہ ضروری ہو زیادہ

بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا سامنے موجود ہو۔ یہ سب ترک جماعت کے عذر ہیں۔

عورتوں پر جماعت لازم نہیں۔

نماز جمعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (جمعہ)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (تمہیں) نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے لئے بہتر ہے' اگر تم جانتے ہو۔'' جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ جمعہ ہر مسلمان جو مرد آزاد' عقلمند' بالغ' تندرست اور مقیم ہو اس پر فرض ہے اس کا وقت وہی ہے جو نماز ظہر کا وقت ہے جمعہ قائم کرنے کی چند شرائط ہیں ان کا ہونا ضروری ہے جہاں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہاں نماز ظہر ادا کی جائے گی۔ بعض شرائط یہ ہیں:
(۱) ظہر کا وقت ہو۔ (۲) نماز سے قبل خطبہ ہو۔ (۳) نماز جمعہ باجماعت ہو۔ (۴) اجازت عام ہو (زیادہ وضاحت کے لئے معتبر کتب فقہ یا علماء کی طرف رجوع کریں)

دیگر مسائل:

جمعہ کے دن غسل کرنا ☆ اچھے کپڑے پہننا ☆ خوشبو لگانا ☆ مسواک کرنا سنت

ہے۔نماز کے لئے جلد جانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔خطبے کا سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا' سلام کرنا یا اس کا جواب دینا حتیٰ کہ نیکی کا حکم کرنا بھی دوران خطبہ منع ہے' البتہ خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔

جن پر جمعہ فرض نہیں:

عورت' قیدی' نابالغ' دیوانہ' بیمار' تیماردار بشرطیکہ اس کے بغیر بیمار کا نقصان ہو۔اپاہج' مسافر' جسے نماز کیلئے جانے پر جان یا مال کے نقصان کا صحیح اندیشہ ہو وغیرہ لیکن ان میں سے اگر کوئی شامل جماعت ہو گیا تو اس کا جمعہ صحیح ہے اور اس کے ذمہ سے نمازِ ظہر ساقط ہو جائے گی۔

جماعت جمعہ کے بعد سنتیں:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے قبل از نماز جمعہ چار رکعت سنت اور بعد از نماز جمعہ چار اور دو سنت کا پڑھنا ثابت ہے۔

(مصنف عبدالرزاق طحاوی' مسلم' ابی داؤد) زیادہ وضاحت کیلئے ملاحظہ ہو (صلوٰۃ الرسول)

نماز عیدین

عید کی نماز واجب ہے۔اس کی شرائط وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے قبل ہے اور عیدین کا بعد ☆ ان کی نماز کا وقت سورج کے نیزہ بھر بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے ☆ عیدالفطر میں کچھ دیر اور عیدالاضحیٰ میں جلدی کرنا

مستحب ہے۔ ان نمازوں میں اذان و اقامت نہیں ہوتی ☆ عید کے دن حجامت بنوانا، ناخن کٹوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا ☆ فجر کی نماز مسجد محلہ میں ادا کرنا ☆ عیدگاہ میں جلدی جانا ☆ عیدگاہ کو پیدل جانا ☆ ایک راستے سے جانا دوسرے راستے سے واپس آنا ☆ عیدالفطر میں نماز سے قبل تین، پانچ یا سات (طاق) کھجوریں کھانا ☆ نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا اور عیدالاضحیٰ میں نماز سے قبل کچھ نہ کھانا مستحب ہے۔

عوام میں جو مشہور ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن روزہ ہوتا ہے غلط ہے۔ عیدالضحیٰ کا چاند نظر آ جانے کے بعد بال اور ناخن نہ ترشوائے۔ یہاں تک کہ نماز عید ادا کرے یا قربانی کرے۔

طریقہ نماز:

پہلے نیت کریں دو رکعت نماز عیدالفطر یا نماز عیدالاضحیٰ واجب ساتھ چھ زائد تکبیروں کے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر امام بلند آواز اور مقتدی پست آواز کے ساتھ تین تکبیریں کہیں ہر تکبیر میں تھوڑا تھوڑا وقفہ رکھیں پہلی دو تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں پھر امام بلند آواز سے قرأت کرے گا اور رکوع و سجود کیا جائے گا پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے تین بار ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑتے رہیں چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور عام طریقہ سے نماز پوری کریں۔

مسئلہ: اگر امام چھ سے زائد تکبیرات کہے تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ (13) سے زائد میں پیروی نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مقتدی اگر پہلی رکعت میں امام کے تکبیرات کہنے کے بعد شامل ہوا ہو تو تین

تکبیرات خود کہہ لے اگر چہ امام نے قرأت شروع کردی ہو' اگر امام کو رکوع میں پائے تو مقتدی تین تکبیرات (تکبیر تحریمہ کے علاوہ) کہہ کر پھر رکوع میں جائے اگر وہ رکوع میں شامل نہ ہوسکا تو اسکی یہ رکعت جاتی رہی جب اپنی الگ پڑھے گا اس میں تکبیریں کہہ لے اور یہی طریقہ دوسری رکعت میں ملنے کا ہے۔ اگر مقتدی کو اندیشہ ہو کہ جب تک کھڑے کھڑے تکبیرات کہے گا امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو مقتدی امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے اور رکوع میں ہی بغیر ہاتھ اٹھائے تین تکبیرات کہہ لے۔ (عالم گیری' دُرِّ مختار)

تکبیرات تشریق:

ماہ ذی الحجہ مکرم کی 9 تاریخ کی فجر سے 13 تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض (جو کہ جماعت مستحبہ سے ادا کی گئی ہو) کے فوراً بعد ایک بار تکبیر تشریق کہنا (با آواز بلند سے) واجب ہے اور تین بار افضل ہے تکبیر یہ ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ درج کرنے سے قبل غسل میت کے متعلق تحریر کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ اکثر لوگ غسل سے ناواقف ہیں جبکہ بہتر یہ ہے کہ میت کا سب سے قریبی رشتہ دار اسے غسل دے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی المرتضیٰ' حضرت عباس اور بعض دیگر افراد اہل بیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے غسل دیا تھا۔ اگر چہ مسئلہ کے اعتبار سے کوئی بھی مسلمان غسل دے سکتا ہے

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک نے غسل دے دیا تو سب بری الذمہ ہو گئے اگر کسی نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار۔

طریقہ غسل:

جس تختہ وغیرہ پر میت کو غسل دینا ہو اسے تین پانچ یا سات بار خوشبو کی دھونی دیں' نہلانے والا باوضو ہو تو بہتر ہے پھر میت کو تختہ وغیرہ پر لٹا کر نرمی کے ساتھ اس کا لباس اتاریں' مگر ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی موٹے کپڑے سے ستر چھپائے رکھیں' اور بہتر ہے کہ میت کے گرداگرد پردہ کرلیں اور سوائے ضروری شخص کے کوئی اندر نہ آئے پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں اور آخر میں پاؤں دھوئیں میت کے وضو میں منہ میں اور ناک میں پانی نہیں ڈالا جاتا ہاں البتہ روئی یا کپڑے کی پھریری سی بنا کر اور پانی میں بھگو کر دانتوں' ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں تو حرج نہیں پھر سر اور داڑھی کے بال دھو دیں اور تمام جسم پر پانی بہا دیں (غسل وغیرہ میں جو پانی استعمال کریں وہ نیم گرم ہو اور اس میں اگر بیری کے پتوں کو ابال لیں تو بہتر ہے دوران غسل صابن یا بیسن وغیرہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے) پھر بائیں کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک پانی بہائیں پھر دائیں کروٹ لٹا کر یونہی کریں پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور پیٹ پر نیچے کو ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ خارج ہو تو دھو دیں وضو یا غسل دہرانے کی ضرورت نہیں پھر لٹا کر تمام جسم پر کافور ملا پانی بہا دیں۔ پھر کسی پاکیزہ کپڑے سے بدن صاف کر دیں۔ خیال رہے کہ یہ تمام کام انتہائی نرمی کے ساتھ کیا جائے گا۔ سختی کرنا درست نہیں۔

کفن: بدن اچھی طرح خشک کرلیں تاکہ کفن گیلا نہ ہو پھر کفن کو تین پانچ یا سات بار خوشبو کی دھونی دے کر یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی (کفنی آگے اور پیچھے برابر کی لمبی ہونے چاہئے یہ جو پیچھے سے کم رکھی جاتی ہے غلط ہے) پھر اس پر میت کو لٹا کر کفنی پہنائیں اور تمام بدن پر عموماً داڑھی پر خصوصاً خوشبو لگائیں سجدہ میں زمین پر لگنے والے اعضاء پر کافور لگائیں پھر تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں پھر دائیں اس کے اوپر لفافہ یعنی بڑی چادر لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب پھر دائیں جانب تاکہ دایاں اوپر رہے پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں تاکہ ہوا سے نہ اڑے۔

عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔ پھر اوڑھنی پشت کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے چہرے پر مثل نقاب ڈال دیں اس کی لمبائی پشت سے لیکر سینے تک اور چوڑائی ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک ہو جس طرح عورتیں زندگی میں دوپٹہ اوڑھتی ہیں اسی طرح نہ اوڑھائیں کہ یہ خلاف سنت ہے۔ پھر بدستور تہبند اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند جو کہ سینہ سے ران تک ہو باندھ دیں سفید کپڑے میں کفن دینا چاہئے مرد کیلئے ایسی خوشبو کا استعمال ناجائز ہے جس میں زعفران ملا ہو جبکہ عورت کو جائز ہے۔

نماز جنازہ:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی سب بری الذمہ ہو گئے اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو جس جس کو اطلاع ہوئی تھی سب گنہگار ہوں گے اس کے دو رکن ہیں۔ (1) چار تکبیر کہنا۔ (2) کھڑے ہو کر پڑھنا' اگر بغیر مجبوری کے بیٹھ کر پڑھے گا تو درست نہیں اس کی تین سنتیں ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء۔

(2) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا (3) میت کے لئے دعا کرنا۔

یاد رہے کہ میت وہ ہے جو پہلے زندہ تھا' پھر مر گیا اگر مردہ پیدا ہوا تو نماز جنازہ درست نہیں میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ درست نہیں' یوں ہی اگر ولی اقرب پڑھ چکا ہو تو نماز دہرانا جائز نہیں۔ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق روایات میں ثابت ہے کہ آپ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ جس طرح چار سے زیادہ عورتوں سے ایک وقت میں شادی کرنا ہمارے لئے جائز نہیں۔

طریقہ نماز: پہلے نیت کر کے امام اور مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھے یعنی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں اور نماز والا درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور کوئی ایک یا ایک سے زائد مسنون دعائیں پڑھیں کتب احادیث میں کئی دعائیں مذکور ہیں ان میں سے ایک دعا درج ذیل ہے۔ نیز نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بالغ مرد و عورت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو

وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ

اور ہمارے چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو

اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ

الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

میں سے جس کو موت دے تو اسکو ایمان پر موت دے

نابالغ لڑکے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کا موجب)

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور کی جائے

نابالغ لڑکی کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا

الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنادے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کی موجب)

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور اسکو ہمارے لئے سفارش کرنیوالی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے

دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں' پھر ہاتھ چھوڑ دیں اور صفیں توڑ کر دعا مانگیں۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو خالص میت کے لئے دعا مانگو۔

(ابی داؤد' ابن ماجہ) (مزید حوالہ جات کے لئے ملاحظہ ہو صلوٰۃ الرسول)

مسئلہ: اگر مقتدی ایسے وقت جنازہ کے لئے آئے کہ امام بعض تکبیرات کہہ چکا ہو تو فوراً شامل نہ ہو بلکہ امام کے تکبیر کہنے کا انتظار کرے امام کے تکبیر کہنے پر جماعت میں شامل ہو اور اپنی بقیہ تکبیرات امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کرے چونکہ نماز جنازہ کے دو رکن ہیں قیام اور چار مرتبہ تکبیرات کہنا اس لئے ان میں سے اگر کچھ رہ گیا تو جنازہ نہ ہوا جبکہ تین چیزیں ثناء' درود شریف اور دعاء یہ سنت مؤکدہ ہیں اس لئے ان میں سے اگر کچھ مقتدی سے رہ گیا وہ نہ پڑھ سکا تو جنازہ ہو جائے گا مگر اس نے سنتِ مؤکدہ کو ترک کر کے اچھا نہ کیا (کتب فقہ' درمختار وغیرہ)

جنازے کو کندھا دینا بہت ثواب ہے۔ سنت یوں ہے کہ پہلے داہنے سرھانے کندھا دیں پھر دائیں پائنتی' پھر بائیں سرھانے پھر بائیں پائنتی کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے (ان شاء اللہ تعالیٰ) ہر ہر قدم کے بدلہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (الحدیث)

عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ شوہر نہ تو اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے' یہ سب غلط ہے۔ صرف غسل دینے اور بلا حائل پردہ بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

نمازِ مسافر: شرعی مسافر اس شخص کو کہتے ہیں جو کم از کم ساڑھے ستاون

میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے سفر کے ارادہ سے اپنی بستی سے نکل چکا ہو' اس پر واجب ہے کہ صرف چار رکعت والے فرضوں میں قصر کرے یعنی چار کی بجائے دو پڑھے۔ سنت' وتر اور فجر اور مغرب کی نماز میں قصر نہیں۔ شدید مجبوری پر سنت چھوڑ سکتا ہے۔ اگر نماز میں قصداً قصر نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اگر مقیم کے پیچھے باجماعت ادا کرے گا' تو چار ہی پڑھے گا۔ مسافر اس وقت ہے کہ جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آجائے اور جس بستی میں جائے وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کا ارادہ ہو۔ اگر پندرہ روز سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو پوری پڑھے۔

ضروری تنبیہہ: کوئی بھی نمازی عبادت گزار ریاکاری ہرگز نہ کرے اور اپنی عبادت پر مغرور نہ ہو' تکبر سے بھی بچے اور یہ کبھی نہ بھولے کہ ایک بہت بڑا عابد اور زاہد محض حکم الٰہی کے انکار' تکبر اور نبی کی گستاخی کی وجہ سے قعر مذلت میں جا گرا اور اسے بارگاہ رب العزت جل شانہ' سے مردود قرار دے کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا گیا عابد و زاہد عزازیل کی بجائے اس کا نام شیطان اور ابلیس رکھ دیا گیا یہ سب انسان کے لئے باعث عبرت و موعظت ہے اگر خدانخواستہ کوئی نماز قضاء ہو جائے' تو اس کا ادا کرنا اور توبہ کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ وقت پر نماز ادا نہ کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے فرض رکعتوں کی قضا ادا کرنا فرض ہے اور واجب رکعتوں کی واجب اور بعض سنتوں کی بہتر ہے جیسے صبح کی سنتیں اگر بالفرض قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد ادا کرے اگر نماز ظہر کی جماعت میں شامل ہوا اور پہلی سنتیں رہ گئیں تو فرضوں کے بعد والی دو سنتیں پہلے ادا کرے اور پہلی رہ جانے والی چار سنتیں بعد میں ادا کرے' اگر جمعہ کی چار سنتیں رہ جائیں تو جماعت جمعہ کے بعد ادا کرے۔ قضاء شدہ فرض نمازوں کی ادائیگی کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں جب بھی قضاء شدہ کو ادا کرے گا بری الذمہ

ہو جائے گا البتہ طلوع وغروب آفتاب اور زوال کے وقت نہ پڑھے' اگر حالت سفر کی نماز قضاء ہو تو اتنی ہی یعنی قصر ہی پڑھے' اگرچہ حالت قیام میں پڑھے اور حالت قیام کی نماز قضاء ہو تو چاروں رکعتیں ہی پڑھے گا اگرچہ سفر میں ہو۔

بعض دوسری نمازیں

نماز تراویح: نماز تراویح خاص رمضان المبارک کی راتوں میں عشاء کے بعد اور وتروں سے پہلے ادا کی جاتی ہے اس کا ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اس کی بیس رکعتیں ہیں ہر چار کے بعد بیٹھ کر تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔ خیال رہے کہ تراویح کی باقاعدہ جماعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع کروائی اور فرمایا یہ بہترین بدعت ہے (صحیح بخاری باب فضل من قام رمضان)

نماز تہجد: نماز تہجد کی بہت فضیلت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل ہر رات کو جب آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر (خاص) تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں' ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں' ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اسے بخش دوں۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (فرائض کے بعد) سب نمازوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں آرام فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

جو شخص تہجد کا عادی ہو' اسے بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے تہجد کی کم از کم دو

رکعتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آٹھ رکعتیں ثابت ہیں سونے سے قبل نماز نفل ادا کرے تو صلوۃ اللیل ہوگی اگر سو کر اٹھنے کے بعد ادا کرے تو تہجد کہیں گے اس کی نیت دوسری عام نمازوں کی طرح ہی ہے۔

نماز اشراق: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی شریف)

نماز چاشت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کے محل بنائے گا (ترمذی، ابن ماجہ) چاشت کا وقت سورج کے بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔

صلوٰۃ التسبیح:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں، کیا میں تمہیں بخشش نہ کروں، کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے بڑے اگلے پچھلے قصداً سہواً کئے ہوئے تمام گناہ معاف فرمادے گا اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اسے روزانہ پڑھو اگر نہ ہو سکے تو جمعہ میں ایک بار، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار، ورنہ عمر میں ایک بار ضرور پڑھو۔ (مفہوم حدیث ترمذی، ابن ماجہ)

☆ سنن ترمذی میں اس کی ترکیب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے یوں درج ہے۔ نیت باندھ کر ثناء پڑھے پھر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْبَرُ ط

پندرہ بار پڑھے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اور دس بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تسمیع وتحمید کے بعد دس بار، پھر دونوں سجدوں میں دس دس بار پڑھے، دونوں سجدوں کے درمیان بھی دس بار پڑھے، اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (75) بار اور چار رکعتوں میں تین سو کی تعداد پوری ہوگی۔ رکوع وسجود میں رکوع وسجود کی تسبیح کے بعد یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کے فیوض وبرکات سے فائدہ اٹھائے کہ اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اس کے پڑھنے والے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نماز استخارہ: استخارہ کا معنی ہے بھلائی کا طلب کرنا دراصل استخارہ کرنے والا اپنے پروردگار سے اپنے لئے مشورہ کرتا ہے اور برائی سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ہر کام کیلئے استخارہ سکھلاتے تھے، جس طرح کہ قرآن کریم کی سورۃ سکھلاتے، آپ علیہ السلام فرماتے "جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر (دعائے استخارہ) پڑھے" (بخاری شریف) بہتر ہے کہ استخارہ نماز عشاء کے بعد سونے سے قبل کرے بعد میں دنیاوی گفتگو سے حتی الامکان پرہیز کرے درود شریف یا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھتا ہوا داہنی کروٹ روبقبلہ ہو کر سو جائے اور سات روز مسلسل استخارہ کرے اگر

خواب میں سپیدی یا سبزی یا بہار ہی بہار نظر آئے تو جس کام کا ارادہ ہے وہ کام مفید ہے اگر اس کے برعکس نظر آئے تو اپنے ارادہ سے باز آجائے کہ نقصان کا اندیشہ ہے

دعائے استخارہ یہ ہے۔

دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ

اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ

بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّکَ

سے طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو

تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ

قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام جس کا

ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ

میں قصد و ارادہ رکھتا ہوں میرے دین وایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار

اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ

میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کردے

وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ

اور میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے برکت دے اے اللہ تو جانتا ہے

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ

کہ اگر یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میرے انجام کار

وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ

دنیا وآخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے

عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ

اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر

كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

پھر اس سے مجھے راضی کر دے

دعا کے فضائل

☆ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”دعا عبادت کا مغز ہے“۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ)

☆ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے حضور دعا سے زیادہ عزت والی کوئی شے نہیں (رواہ ترمذی وابن ماجہ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کوئی چیز (یعنی برائی یا بھلائی) نازل ہوئی ہو یا نہ نازل ہوئی ہو دعا ہر حال میں نفع دیتی ہے۔ اس لئے اے اللہ کے بندو دعا ضرور مانگا کرو۔ (احمد، ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دربار خداوندی میں سوال نہیں کرتا یعنی جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے (ترمذی) سبحان اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے ہمارا پروردگار دنیا میں آپ کسی سے بار بار مانگیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے مگر رب ذوالجلال ایسا کریم ہے کہ اس سے جتنا زیادہ مانگا جائے وہ اتنا زیادہ خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے والوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کا سوال ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور تنگدستی میں اس کی دعا کو قبول کرے اسے چاہیے کہ وہ آسانی اور فراخی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔ (رواہ ترمذی)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دعا مانگے اور اس میں گناہ اور رشتہ داری کو توڑنے والی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں ایک ضرور عطا فرما دیتا ہے یعنی یا تو اس نے جو مانگا وہ دے دیا جاتا ہے یا اس کی دعا کو ذخیرہ فرمالیا جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن اس کا (بہترین) بدلہ ملے یا پھر اس پر آنے والی کوئی مصیبت (اس دعا کے صدقہ سے) ٹل جاتی ہے (یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) پھر تو ہم بہت دعا مانگا کریں گے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطائیں اس سے زیادہ ہیں (سبحان اللہ)۔(رواہ مشکوٰۃ کتاب الدعوات)

صلوٰۃ حاجت

عموماً انسانی زندگی قدم قدم پر مشکلات و مصائب سے عبارت ہے۔رب ذوالجلال کی بے شمار رحمتوں کا نزول ہو ہمارے آقا رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غلاموں کے ہر روحانی و جسمانی دکھ درد کا شافی علاج ارشاد فرمایا۔امام ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ حضور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت (یعنی نورنظر) کی دعا فرمائیں حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کردیتا ہوں اور چاہے تو صبر کر اور یہ صبر تیرے لئے بہتر ہے اس نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمادیجئے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

(ابن ماجہ باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ رقم الحدیث ۱۳۸۳)

ترجمہ: ”اے اللہ تبارک وتعالیٰ بے شک میں تیرے حضور سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کے حضور اپنی اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو۔اے اللہ تعالیٰ تو میرے حق میں ان کی شفاعت کو قبول فرما“۔(خیال رہے کہ ترمذی شریف میں یہ دعا تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ مرقوم ہے)

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا آنکھوں والا بن کر ہمارے پاس واپس آ گیا معلوم ہوتا تھا کہ یہ صاحب کبھی اندھے ہوئے ہی نہیں تھے۔(ابن ماجہ، طبرانی)

دیگر صلوٰت حاجت: امام ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا کسی انسان سے ہو تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ثناء کرے پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّسَلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا

تُدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا

حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے' پاک ہے' اللہ تعالیٰ مالک ہے عرش عظیم کا' حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو رب ہے تمام جہانوں کا' (اے اللہ تعالیٰ) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو طلب کرتا ہوں۔ (اے میرے مولیٰ تعالیٰ) میرے سب گناہ معاف فرمادے۔ میرے سب غم دور فرمادے اور حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہے پورا فرمادے' اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

قرض لینا کیسا ہے:

☆ بغیر شدید ضرورت کے قرض لینا بہت برا ہے۔کوئی نہیں جانتا کہ کب موت آجائے تو پھر جو پریشانی ہوگی۔ان احادیث مبارکہ سے عیاں ہے:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا۔ (مسلم)

(۲) امام احمد کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص سات مرتبہ زندہ ہو اور ہر مرتبہ شہید ہو پھر بھی جنت میں نہیں جاسکتا جب تک قرض ادا نہ کرے یا قرض خواہ معاف نہ کرے (مشکوٰۃ شریف)

(۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں کے بعد بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان مقروض ہو کر مرے اور ادائے قرض کیلئے مال نہ چھوڑے۔ (احمد، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

(۴) حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جانا چاہتے ہو تو تین چیزوں سے پرہیز کرو، غرور، خیانت اور قرض سے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

لیکن اگر شدید ضرورت ہو تو قرض لینے میں مضائقہ نہیں جبکہ نیت یہ ہو کہ جتنی جلدی ممکن ہوسکا قرض ادا کردوں گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو ادا کرنے کی نیت سے قرض لے گا اس کا قرض اللہ تبارک وتعالیٰ ادا کروادے گا اور جس کی نیت پہلے ہی ادا کی نہ ہو (خدا کی طرف سے) اس کا ادا نہیں ہوسکتا۔ (بخاری شریف، مشکوٰۃ)

اگر آپ قرض خواہ ہیں:

اگر آپ کو رب کریم نے مال و دولت عطا فرمایا ہے اور غریب آپ کے مقروض ہیں تو ان سے نرمی فرمائیں حدیث پاک میں ہے کہ ایک آدمی اپنے تنگ دست مقروضوں سے درگزر کیا کرتا تھا۔ اسی پر رب کریم نے اس کی مغفرت فرمادی۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب افلاس)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جو غریب مقروض کو مہلت دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا اور اپنی رحمت کے سایہ میں اسے جگہ عطا فرمائے گا۔ (سبحان اللہ) (مسلم شریف)

قرض سے نجات کا عمل:

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں غمزدہ ہوں، مجھ پر قرض بہت ہو چکا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھلاؤں کہ اگر تو اسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا غم بھی دور فرمادے گا اور تیرا قرض بھی ادا ہوجائے گا اس نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد فرمائیے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہر صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: اے اللہ تبارک وتعالیٰ میں ہر قسم کے فکر وغم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی عاجزی اور سستی سے، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی اور بخیلی سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ قرضہ مجھ پر غالب آجانے سے اور لوگوں کے مجھ پر غالب آنے سختی کرنے سے۔

روای کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا اور میرا قرض بھی ادا کروایا۔ (رواہ ابوداؤد)

دیگر: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا اور عرض کیا کہ حضور میں بدل کتابت کے قرض سے عاجز آچکا ہوں میری کوئی امداد فرمائیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائے کہ اگر تجھ پر ایک بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ مدد فرمادے گا۔ تو پڑھ

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو اپنی طرف سے عطا فرمودہ رزق حلال سے حرام

کے مقابلہ میں میری کفالت فرما اور اپنے فضل و کرم سے تو مجھے اپنے سوا ہر کسی سے بے پرواہ فرمادے۔

فائدہ: بہتر ہے کہ دونوں دعاؤں کو ملا کر نماز فجر سے قبل یا بعد اور نماز عشاء کے بعد ایک ایک تسبیح کر لی جائے اول وآخر حسب شوق درود شریف ضرور پڑھیں۔

تنگدستی کا ایک اور علاج

مدارج النبوۃ میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص خدمت فیض درجت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) دنیا مجھ سے ناراض ہو گئی ہے (یعنی میں بہت غریب ہو گیا ہوں) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ سے۔ 'صلوٰۃ الملائکہ' (یعنی فرشتوں کی دعا اور تسبیح کہ جس کی بدولت انہیں رزق دیا جاتا ہے) کہاں گئی؟ پھر فرمایا طلوع فجر (یعنی اذان فجر) کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

تو دنیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی پھر وہ شخص چلا گیا کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ حاضر ہو کر عرض گذار ہوا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس (دولت) دنیا اتنی زیادہ آگئی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کہاں رکھوں۔ (رہبر زندگی مع طب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ناگہانی مصیبت سے بچنے کی دعا

☆ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص کسی بیماری یا مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا تو اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی۔ (ترمذی)

صبح وشام کی ایک بہترین دعا

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات مبارکہ ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس دن مرجائے تو (انشاء اللہ تعالیٰ) درجہ شہادت پائے گا اور جو شام کو پڑھے گا صبح تک اسے یہی مرتبہ حاصل ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

ایمانیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ

اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور موت

بَعْدَ الْمَوْتِ ط

کے بعد اٹھائے جانے پر

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے میں نے اس

جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ

کے تمام احکام قبول کیے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق

بِالْقَلْبِ ط

کرتے ہوئے۔

شش کلمے

اول کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی اور اسی

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا

اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے

الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ

جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ

تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ

الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردکفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں

اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ

جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور

وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ

میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت

وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے

وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق

اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

بعض دیگر دعائیں

جب مسجد میں داخل ہو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں درود سلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

جب مسجد سے نکلے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں اور تیری رحمت۔

شب قدر اور شب برات میں پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ

اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے اے بخشنے والے۔

جب سو کر اٹھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ (یعنی اٹھایا) کیا اور

اَلنُّشُوْرُ

(ہم نے) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

جب آئینہ دیکھے:

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط

اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

جب قبرستان جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

سلام ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے، تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

جب بیت الخلاء میں جانا چاہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ط

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے

جب بیت الخلاء سے باہر نکلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی۔

جب کوئی لباس پہنے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ

سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں

وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔

جب سواری پر بیٹھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اللہ پاک ہے وہ جس نے اسکو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو

کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

نماز باجماعت کے بعد امام کی اجتماعی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ

اے اللہ ہم تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں دین میں

وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ① اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ تَمَامَ

بھی دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں

الْعَافِيَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَحُسْنَ الْعَافِيَةِ ۝۲

ہر طرح کی عافیت ہمیشہ کی عافیت کا اور بہترین عافیت کا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتے ہیں اور جو تیرے ساتھ محبت کرے اُس کی

وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنَا اِلٰى حُبِّكَ ۝۳ اَللّٰھُمَّ اِنَّا

محبت کا سوال کرتے ہیں اور ہر اُس عمل کی محبت کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں تیری محبت کے قریب کردے

نَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّحِفْظًا كَامِلًا وَّلِسَانًا

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں نفع دینے والے علم کا، مکمل ترین حفاظت کا، ذکر

ذَاكِرًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا ۝۴ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ

کرنے والی زبان کا اور خشوع وخضوع والے دل کا۔ اے اللہ تعالیٰ تو (ہمارے گناہوں کی) بہترین

الْجَمِيْلِ ۝۵ اَللّٰھُمَّ اشْفِ مَرْضَانَا يَا شَافِيَ

انداز میں پردہ پوشی فرما۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہماری بیماریوں کو شفا عطا فرمادے اے بیماریوں کو

الْاَمْرَاضِ ۝۶ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ دَعَوَاتِنَا يَا مُجِيْبَ

شفا عطا فرمانے والے اے اللہ تو ہماری گزارشات کو قبول فرمالے اے دعاؤں

الدَّعَوَاتِ ۝۷ يَا اَللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ

کے قبول فرمانے والے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ اے بہت مہربان اے نہایت رحم فرمانے والے ہم

نَسْتَغِيْثُ ﴿۸﴾ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹﴾

تیری رحمت کے ساتھ تیرے دربار میں فریاد کرتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو اسلام اور مسلمانوں کی امداد فرما

اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما

اَخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ

اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو کفار و مشرکین کو ذلیل و رسوا فرما۔

عَلَيْهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَا يُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ

اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو ان پر اپنا وہ غضب نازل فرما جو مجرموں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَسَهِّلْ يَآ اِلٰهِىْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ

سے دور نہیں کیا جاتا۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہمارے لئے ہر مشکل مرحلہ کو آسان فرما دے

سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ ﴿۱۳﴾ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ

حضور اکرم ﷺ کے صدقہ سے آسان فرما دے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہمیں اپنے حرم پاک

حَرَمِكَ وَحَرَمِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(یعنی کعبۃ اللہ) اور اپنے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم پاک (یعنی مدینہ طیبہ)

وَسَلَّمَ ﴿۱۴﴾ يَا رَبِّ بِمَكَّةَ وَالصَّفَا بِمُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لَنَا

کی زیارت نصیب فرما۔ اے پروردگار حرم مکہ اور کوہ صفا کا صدقہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ



يَا سَامِعًا لِدُعَائِنَا ﴿١٥﴾ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ

کا صدقہ ہماری مغفرت فرما اے ہماری دعاؤں کے سننے والے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کا

خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

نزول ہو اس کی ساری مخلوق میں سب سے افضل ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پاک

اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٦﴾

اور صحابہ کرام سب پر اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت فرمانے والے۔

کیا حنفی حضرات کی نماز عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہے؟

کتب احادیث بخاری و مسلم وغیرہ کے ہوتے ہوئے فقہ کی کیا ضرورت ہے؟

ان سوالوں کا جواب جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں کتاب

صلوٰۃ الرسول

(یعنی امام الانبیاء ﷺ کی نماز)

از قلم: سید محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہ

ملنے کے پتے

★ نور الہدیٰ فاؤنڈیشن گلشن سعید مانانوالہ فیصل آباد

★ الحسن بک سنٹر چوک کوتوالی بیسمنٹ رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

★ نوریہ رضویہ کتب خانہ گلبرگ اے، فیصل آباد

★ نوریہ رضویہ کتب خانہ 11 گنج بخش روڈ لاہور

نعمتوں پر شکر کی دعائیں

1. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

(الترغیب والترہیب: ۲/۲۸۸، الترغیب فی جوامع من التسبیح...)

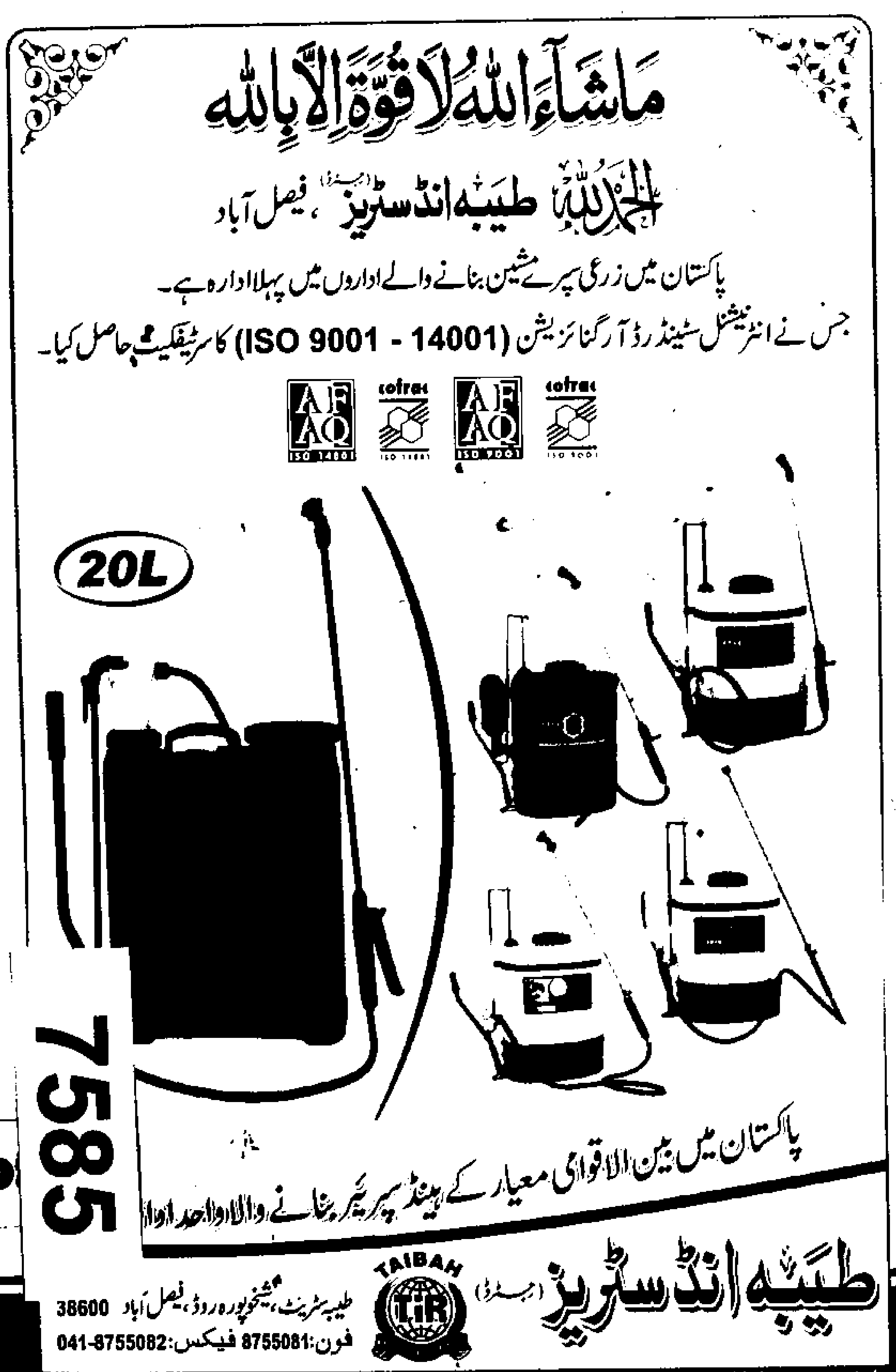
ترجمہ: ”اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور سارا شکر بھی تیرے لئے ہے ور سب ملک تیرا ہے اور تمام مخلوق تیری ہے، سب بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے اور ہر معاملہ آخرکار تیرے ہی سامنے آتا ہے، لہٰذا میں ہر بھلائی تجھ ہی سے مانگتا ہوں اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں“۔

2. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

(ترمذی ۲/۱۷۸، الدعوات)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی نعمت پر شکر گزاری مانگتا ہوں اور آپ کی عبادت کو حسن و خوبی کیساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں“

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝



Taibah Street Sheikhupura Road, Faisalabad-Pakistan. Tel: +92-41-8755081-82 e-mail: taibah@fsd.comsats.net.pk